سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 2 ایس سی آر

بے بی

بنام

ٹراونکور دیواسوم بورڈ اور دیگران

6 نومبر 1998

[ایس۔ بی۔ مجمدار اور ایم۔ جگن نادھاراؤ، جسٹسز]

کیرالہ لینڈ ریفارمز ایکٹ، 1963 : دفعہ 103۔

نظر ثانی - عدالت عالیہ کا اختیار - دائرہ کار - اظہار رائے "یا تو غلطی سے فیصلہ کیا ہے یا قانون کے کسی سوال کا فیصلہ کرنے میں ناکام رہا ہے" - معنی - سوال یہ ہے کیا اپیل کنندہ کرایہ دار کاشت کر رہا تھا - ٹریبونل کی طرف سے عدالتی کارروائی سمیت متعلقہ دستاویزات پر غور نہ کرنا - منعقد، ٹریبونل نے نہ تو قانون کے کسی سوال کا غلط فیصلہ کیا اور نہ ہی قانون کے کسی سوال کا فیصلہ کرنے میں ناکام رہا - لیکن عدالت عالیہ نے آئین کے آرٹیکل 227 کے تحت ٹریبونل کے احکامات کو کالعدم قرار دے دیا - کوئی مداخلت نہیں کی گئی۔ آرٹیکل 136 کے تحت طلب کیا گیا - آرٹیکل 227 کے تحت عدالت عالیہ کا اختیار دفعہ 103 کے تحت نظر ثانی کے اختیارات کے علاوہ ہے - متعلقہ دستاویزات پر غور نہ کرنے سے حاصل کردہ حقائق کو عدالت عالیہ آرٹیکل 227 کے تحت منسوخ کر سکتی ہے۔

آئین ہند، 1950 : دفعہ 227۔

عدالت عالیہ - منتظم دائرہ اختیار - ٹریبونل - حقائق کا پتہ چل گیا - متعلقہ دستاویزات پر غور نہ کرنا - عدالت عالیہ اس طرح کے فیصلے کو کالعدم کر سکتی ہے - عدالت عالیہ کا یہ اختیار نظر ثانی کے اختیارات کے علاوہ ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 5504-5502 آف 1998۔

1990 کے سی آر پی نمبر 601-599 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 7.4.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے پی۔ایس۔پوٹی اور محترمہ مالنی پوڈووال۔

جواب دہندگان کی جانب سے پی کرشن مورتی اور کے سوکمارن، محترمہ وی۔موہنا، محترمہ ایس۔کارتیکا، جے۔ناتھن، جان میتھیو، محترمہ بیبی کرشنن اور کے۔ایم۔کے نائر شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل دیا گیا:

اجازت کی منظوری دی گئی۔

یہ اپیلیں کیرالہ لینڈ ریفارمز ایکٹ (اس کے بعد ایکٹ کے نام سے جانا جاتا ہے) کے تحت دی گئی نظر ثانی میں عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہیں۔عدالت عالیہ نے اپیلٹ اتھارٹی کے 20 دسمبر 1989 کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا جس میں لینڈ ٹریبونل کے 24 نومبر 1980 کے حکم کی توثیق کی گئی تھی۔ٹریبونل کے سامنے فریقین کے درمیان تنازعہ یہ تھا کہ آیا ہمارے سامنے اپیل کنندہ کھیتی کرنے والا کرایہ دار تھا یا نہیں۔

ان اپیلوں میں ایک محدود نوٹس جاری کیا گیا تھا کہ آیا عدالت عالیہ نے ایکٹ کی دفعہ 103 کے تحت اپنے دائرہ اختیار میں کام کیا ہے۔یہ دفعہ درج ذیل ہے:

"103، عدالت عالیہ کی طرف سے نظر ثانی :(1) کوئی بھی شخص جو اس سے ناراض ہو۔

(i) لینڈ ٹریبونل کے حکم کے خلاف اپیل میں منظور کیا گیا کوئی حتمی حکم؛ یا

(ii) اس ایکٹ کے تحت لینڈ بورڈ کی طرف سے پاس کردہ کوئی حتمی حکم؛ یا

(iii) اس ایکٹ کے تحت تالک لینڈ بورڈ کا کوئی حتمی حکم، مقررہ وقت کے اندر، اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں عرضی کو ترجیح دے سکتا ہے کہ اپیلیٹ اتھارٹی یا لینڈ بورڈ، یا تالک لینڈ بورڈ، جیسا کہ معاملہ ہو، یا تو غلطی سے فیصلہ کر چکا ہے، یا قانون کے کسی بھی سوال کا فیصلہ کرنے میں ناکام رہا ہے۔''

درخواست گزار کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ تعلقہ لینڈ بورڈ اور اپیلیٹ اتھارٹی قانون کے کسی بھی سوال کا فیصلہ کرنے میں ناکام نہیں ہوئے ہیں اور نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس طرح کے کسی سوال کا فیصلہ غلطی سے کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے ٹریبونلز کے حکم میں اس بنیاد پر مداخلت کی تھی کہ عدالتی کارروائی سمیت کئی مادی دستاویزات ٹریبونلز کی طرف سے پیش نہیں کی گئیں۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ ٹریبونلز نے ان دستاویزات کے قانونی اثر پر غور نہیں کیا۔ ان بنیادوں پر یہ دلیل دی گئی کہ عدالت عالیہ ایکٹ کی دفعہ 103 کے تحت مداخلت کا حق دار نہیں ہے۔ درخواست گزار کے فاضل وکیل نے کہا کہ اگر کچھ دستاویزات پر غور نہیں کیا گیا یا ان کے قانونی اثرات کو مدنظر نہیں رکھا گیا تو بھی یہ قانون کے سوال کا غلط فیصلہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی قانون کے سوال کا فیصلہ کرنے میں ناکامی۔ درخواست گزار کے فاضل وکیل نے کہا کہ کرایہ داری کے وجود کا سوال حقیقت کا سوال ہے اور اگر اس سلسلے سے متعلق کچھ دستاویزات کو مدنظر نہیں رکھا گیا تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ قانون کے سوال پر غلطی سے فیصلہ کیا گیا تھا یا فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔

ہمیں درخواست گزار کے فاضل وکیل کی اس دلیل میں کافی طاقت ملتی ہے کہ'' یا تو غلطی سے فیصلہ کیا گیا ہے یا قانون کے کسی بھی سوال کا فیصلہ کرنے میں ناکام رہا ہے''۔ موجودہ کیس کے حقائق پر فاضل وکیل کا یہ کہنا درست ہے کہ نچلی عدالتوں نے نہ تو قانون کے کسی سوال کا غلط فیصلہ کیا اور نہ ہی قانون کے کسی سوال کا فیصلہ کرنے میں ناکام رہے۔ بعض عدالتی کارروائیوں کی مطابقت سمیت متعلقہ دستاویزات پر غور نہ کرنا قانون کی دفعہ 103 کے دائرے میں نہیں آئے گا۔

لیکن، ہماری رائے میں، یہ معاملہ ختم نہیں ہے. عدالت عالیہ کے پاس آئین ہند کے آرٹیکل 227 کے تحت اب بھی یہ اختیار تھا کہ وہ ٹریبونل کے ذریعہ جاری کردہ احکامات کو منسوخ کر سکتی تھی اگر متعلقہ اور مادی دستاویزات پر غور نہ کرنے سے حقائق کے نتائج حاصل کیے گئے تھے جن پر غور نہ کرنے سے اس کے برعکس نتیجہ اخذ کیا جا سکتا تھا۔ آئین ہند کے تحت عدالت عالیہ کا یہ اختیار ہمیشہ ایکٹ کی دفعہ 103 کے تحت نظر ثانی کے اختیارات کے علاوہ ہوتا ہے۔ اس معاملے کو مدنظر رکھتے ہوئے عدالت عالیہ نے ٹریبونلز کے احکامات کو درست طور پر رد کر دیا۔ لہٰذا ہم آئین ہند کے آرٹیکل 136 کے تحت مداخلت نہیں کرتے۔ اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور خارج کر دی جاتی ہیں۔

بنا قیمت کے۔

ٹی این اے

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document